Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۵ جمادی الاوّل ۱۳۹۴ھ، ۷ احسان ۱۳۵۳ہش، ۷ جون ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ احسان ۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے کل کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی تاہم قبل ازیں یہ اطلاع ملی تھی کہ طبیعت رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے تاہم چونکہ ابھی پورے طور پر آرام نہیں آیا ہے اور مختلف عوارض دور نہیں ہوئے ہیں اس لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین اللّٰھم آمین۔

اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے کمیشن کی طرف سے جو امتحان برائے امیدواران مورخہ ۸ جون اور ۹ جون ۱۹۷۴ء کو ہونیوالا تھا وہ اب ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس امتحان کی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا، انشاء اللہ۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امراء جماعہائے احمدیہ کو یہ ضروری ارشاد فرمایا ہے :۔

" آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت ، اخلاص ، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت ، اخلاص ، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے۔"

(شعبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کیلئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے

خوفِ الٰہی کیلئے معرفتِ الٰہی کی ضرورت ہے، جس قدر معرفت زیادہ ہوگی اُسی قدر خوف زیادہ ہوگا

" دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ مَیں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان اُن سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اُسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلّی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اُسے معلوم ہو کہ اُسکے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے اُسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقع پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقع پر وہ جُرم کی جُرأت ہرگز نہیں کرتا مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے تو کوئی بھی جُرأت کر کے نہیں جاتا حتّٰی کہ اگر حُکّام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا اور دِل پر یہ ڈر غالب ہو گا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوّضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو اس کے لئے معرفتِ الٰہی کی ضرورت ہے، جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہو گی اسی قدر خوف زیادہ ہو گا۔ ع

ہر کہ عارف تر است ترساں تر "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۱، ۱۲۲)

پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۷ ماہِ احسان ۱۳۵۳ھش

مطابقتِ قول و عمل

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ پر بے انتہا زور دیا ہے اسی لئے اُس نے ہر قسم کے انعامات اور فلاح دارین کو صرف ایمان کے ساتھ نہیں بلکہ ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی ایسے ایمان کیساتھ جس کے نتیجہ میں انسان کو اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ ایمان کے ساتھ اگر اعمال صالحہ نہ ہوں تو پھر ایسا ایمان سراسر بے برکت ہوتا ہے بلکہ اُلٹا خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہی وہ خرابی ہے جو اہل کتاب میں در آئی تھی، شریعت کے احکام کا زبانوں پر تو بہت تذکرہ تھا اور دُوسروں کو وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی زور شور سے جاری تھا لیکن خود اُن کا اپنا عمل اس کے بالکل اُلٹ ہوتا تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ (البقرہ آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہو۔ پھر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کے افراد کو اِس خرابی کی مضرت سے نہایت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ اور انہیں قول اور فعل میں باہم مطابقت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی ہے جیساکہ فرمایا:۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ○

(الصف آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو خود کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اِس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ہی ناپسندیدہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بحیثیت مسلمان دوسروں کو نیکیاں بجالانے اور بُرائیوں سے بچنے کی تلقین کرنے کی ہدایت فرمائی ہے وہاں ساتھ ہی ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم پہلے خود برائیوں سے بچیں اور بہ تعہد نیکیاں بجالائیں ورنہ دوسروں کو اِس امر کی تلقین کرنا سراسر بے معنی ہو کر رہ جائے گا بلکہ اِس امر کا خطرہ پیدا ہو جائے گا کہ ہم خود ہی کہیں گمراہ نہ ہو جائیں چنانچہ فرمایا:۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ (المائدہ آیت ۱۰۶)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم اپنے نفسوں (کی اصلاح) کی فکر کرو۔ جب تم (عمل کی رو سے) ہدایت پاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔

پھر اپنے نفسوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کے نفوس کی بھی اصلاح کریں یعنی یہ کہ ہمارا اپنا عمل ہی اسلامی تعلیم کے مطابق نہ ہو بلکہ ضروری ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کو بھی اِس وصف سے متصف کریں۔ مراد یہ کہ ان کا عمل بھی ان کے قول کے مطابق ہو یعنی وہ زبان سے ہی اپنے ایمان کا اظہار کرنیوالے نہ ہوں بلکہ اپنے اعمال کے لحاظ سے بھی پورے پورے مومن ہوں۔ اسی لئے فرمایا:۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ○ (التحریم آیت ۷)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنے اہل کو بھی اور خود اپنی جانوں کو بھی دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن مخصوص (قسم کے) لوگ (یعنی کافر) ہوں گے اور اسی طرح پتھر بھی اس کا ایندھن ہوں گے۔ اس دوزخ پر ایسے ملائکہ مقرر ہیں جو (کسی کی منت سماجت سننے والے نہیں بلکہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں) بڑے سخت ہیں۔ اور اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے اسکی وہ نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے نفوس کی اصلاح (جس کے نتیجہ میں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملتی ہے)، کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ہم مومن ہونے کی حیثیت میں توبہ نصوح کو اپنا شعار بنائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری اور ہمارے اہل کی بدیاں مٹادی جائیں گی اور ہمیں ایسے اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق عطا کی جائیگی کہ جو دوزخ سے بچانے والے اور جنت کا مستحق بنانے والے ہوں گے اسی لئے ساتھ ہی فرمایا:۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا ۚ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۙ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو)۔ کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

جب ہم اپنے اور اپنے اہل و عیال کے نفوس کی اِس حد تک اصلاح کر لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ ہمارے قول اور فعل میں کوئی تضاد باقی نہیں رہتا یعنی دعوئ ایمان کے مطابق ہمیں اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملنے لگتی ہے تو ہمیں اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ ہم دوسروں کو بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجالانے کی تلقین کریں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم پر مسلمان ہونے کی حیثیت میں فرض کیا گیا ہے اور اس کے بعد ہی ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اِس آیت کا مصداق سمجھیں کہ:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۗ

(آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

غرض ایمان لانے کا زبانی اقرار کچھ چیز نہیں ہے جب تک اسکے مطابق اعمال صالحہ بھی نہ بجالائے جائیں اور یہی وہ حقیقت ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے ذہن نشین کرایا ہے جیساکہ فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اِس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گزرے ہیں ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل سے اُن سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر زبان سے کام لے گا تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا۔" (فرمودہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے فضائل و برکات

(مکرم شیخ خورشید احمد صاحب)

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی وہ مقدس کامل ترین کتاب ہے جو تا قیامت بہترین رنگ میں بنی نوع انسان کی راہ نمائی کرتی چلی جائے گی۔ اس مطہر و مقدس کتاب کی برکات غیر محدود ہیں اور اس کے فضائل لامتناہی۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے مامور و مرسل نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی برکت سے قرآنی حقائق و معارف کا مطالعہ فرمایا تو بے ساختہ یہ پکار اُٹھا کہ ؎

کس سے اس نور کی ممکن ہے جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

ذیل میں مختصراً چند قرآنی برکات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی پہلی برکت اور فضیلت یہ ہے کہ وہ مذہب کی حقیقی ضرورتوں کو بدرجۂ اتم پورا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی رُو سے مذہب کی پانچ اہم ضرورتیں ہیں۔

اوّل وجود باری تعالیٰ کا ثبوت اور اس کی صفات کا علم۔

دوم انسان کی روحانی صلاحیتوں کا بیان اور ان کا ثبوت۔

سوم ان امور کا بیان جو روحانی صلاحیتوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔

چہارم انسانی زندگی کے مآل اور اس کے ثبوت کا اظہار۔

پنجم عملی رنگ میں اللہ تعالیٰ سے زندہ اور کامل تعلق پیدا کرنا۔

یہ قرآن کریم کا ہی کمال ہے کہ وہ مذہب کی ان پانچوں ضرورتوں کو ہر لحاظ سے مکمل طور پر پورا کرتا ہے اور پہلی چار ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد باآواز بلند یہ کہتا ہے کہ:

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۷۳)

یعنی یاد رکھو کہ تمام اسلامی احکام کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان اپنے خدا کو پالے اگر اس دنیا میں کسی کو خدا نظر نہیں آتا تو یقیناً اگلی دنیا میں بھی اُسے نظر نہیں آئے گا۔

پھر وہ مومنوں کو بشارت دیتا ہے کہ:-

إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

(حٰم سجدہ)

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہتے ہیں ہم اُن پر فرشتے نازل کرتے ہیں جو اُنہیں کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور نہ غم کرو تمہیں جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔

قرآن کریم کی دوسری برکت یہ ہے کہ انسانی اخلاق و اعمال کے متعلق اس نے جو تعلیم پیش کی ہے دنیا کا کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پُر معارف تصنیفات میں قرآنی علوم کی روشنی میں اخلاق کے ایسے اصول بیان فرمائے ہیں جو حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے بتایا ہے کہ قرآن کریم نے بنی نوع انسان کی راہ نمائی کیلئے کون کونسے اخلاقی اصول پیش کئے ہیں۔ اور یہ بھی قرآن کریم نے بتایا ہے کہ یہ اخلاق کیسے پیدا کئے جا سکتے ہیں؟ ان کے حصول کی راہ میں جو روکیں پیدا ہوتی ہیں انہیں کیونکر دور کیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم کی تیسری برکت یہ ہے کہ وہ علم معاد کے متعلق بھی انسان کی کامل راہ نمائی کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی کیا حالت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (مومنون)

یعنی اے لوگو! کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمہاری پیدائش عبث اور فضول ہے اور تم لوٹ کر ہماری طرف نہیں آؤ گے؟

اس میں ہمیں بتایا گیا کہ انسان کی یہ زندگی عبث نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد بہرحال اسے ایک اور زندگی ملے گی جو اس کی پیدائش کی غرض کو تکمیل تک پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تفصیلی طور پر اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ کس طرح مرنے کے بعد انسانی اعمال کے مطابق اسے دوسری زندگی حاصل ہوگی اور اس زندگی کی کیا کیا خصوصیات ہوں گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی)

قرآن کریم کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اس نے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات کے متعلق بھی ہماری کامل راہ نمائی کی ہے حالانکہ دیگر مذاہب اس بارہ میں بالکل خاموش ہیں۔ قرآن کریم نے اصولی رنگ میں ہمیں بتایا ہے کہ ساری انسانیت کی تکمیل اور بنی نوع انسان کی بقا کے لئے ضروری ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

(نساء)

یعنی اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی قسم کا جوڑا بنایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانیت ایک نفس واحدہ ہے جس کے دو ٹکڑے یعنی عورت اور مرد ہیں۔ ان دونوں کے ملنے سے ہی انسانیت مکمل ہوتی ہے اور وہ اپنی صلاحیتوں کا پوری طرح اظہار کر سکتی ہے۔ اسلام نے تفصیلی طور پر حقوق نسواں، عورتوں اور مردوں کی ذمہ داریاں، تعدد ازدواج، مہر، طلاق اور وراثت وغیرہ تمام امور پر روشنی ڈالی کہ اس بارے میں ہماری کامل راہ نمائی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میرا دل اس یقین سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن شریف تمام برکاتِ دینیہ کا مجموعہ ہے۔"

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نصیحت پر ختم کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسی افضل اور بے نظیر کتاب پر عمل کرنے اور اس کے احکام کو حرزِ جان بنانے کی کوشش کرو۔ خدا تعالیٰ کی اس کتاب کی طرف خاص طور پر توجہ دیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ... جب پانی موجود ہو لیکن ہم پانی نہ پئیں تو کس طرح پیاس بجھ سکتی ہے۔ پس یہ اعلیٰ درجہ کی کتاب جو تمہارے پاس موجود ہے یہ اسی صورت میں مفید ہو سکتی ہے جب کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ ...... ہر حال میں قرآن کریم کی اقتدا کرو تاکہ قرآنی حسن دنیا پر نمایاں ہو۔"

(فضائل القرآن صفحہ ۱۲۳)

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

نماز کی اہمیت

(مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات ٹھہرایا اور انسانی پیدائش کا مقصد و مدعا عبادتِ الٰہی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

یعنی میں نے جن و انس کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت کیا ہے اور کس طرح ادا کی جاتی ہے۔ عبادت ہر اس امر کا نام ہے جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے بجا لایا جائے اور جس امر سے اس نے روکا ہے اس سے رُکا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف طریقوں سے اپنے احکام بجا لانے کی تاکید کی ہے۔ اور ان میں سے ایک تاکید نماز کی ادائیگی کے لیے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

یعنی مومنوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔ نفس کی پاکیزگی طہارت کے حصول اور بدی سے دور رہنے کے لیے نماز کا اہتمام ضروری ہے۔ اور اسی سے حقیقی طور پر بدی سے اجتناب ممکن ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ؕ

کہ نماز انسان کو ہر قسم کی بے حیائی سے روکتی اور ہر قسم کی بدی سے دور رکھتی ہے اور اس کے ذریعہ اطمینانِ قلب اور سکینت حاصل ہوتی ہے۔ ہر انسان فطرتی طور پر یہ چاہتا ہے کہ اُسے اطمینانِ قلب اور سکون و راحت حاصل ہو لیکن وہ سکون و اطمینان اسی صورت میں حاصل کر سکتا ہے۔ جب وہ نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

حقیقی سکون و راحت اور اطمینانِ قلب صرف ذکر الٰہی کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔

اس زمانہ میں مادی ترقی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور دولت کا لالچ، سلطنت کی ہوس عزت و وجاہت اور آرام و آسائش حاصل کرنے کی خواہش نے انسانوں کو بے چین کر رکھا ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے ذہنی سکون حاصل ہو لیکن یہ سکون اُسی شخص کو مل سکتا ہے جو نمازوں کا اہتمام کرتا ہے

نماز کی اہمیت کے بارہ میں قرآن کریم میں متعدد آیات وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہوں پر نماز کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ کہ وہی مومن کامیاب ہوتے ہیں جو عاجزانہ طور پر اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح متعدد جگہوں پر اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کا ذکر ہے اقامتِ صلوٰۃ پر زور دیا گیا ہے اور کامل مومن کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ نماز کو خشوع و خضوع، خودی و حضورِ قلب سے ادا کرتے ہیں اور وہ مقررہ اوقات میں نمازوں پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ اصل نماز دراصل وہی ہے جس سے انسان کو لذت و سرور اور راحت حاصل ہو اور وہ سکینت کا باعث ہو۔ حتیٰ کہ اس شخص کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا سب چیزیں خدا کی عبادت میں شامل ہو جائیں جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور یہی حالت ایک کامل مومن اور نمازی کی ہونی چاہیئے۔

اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو اس بات کی تلقین کی کہ احبابِ جماعت نماز کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں شامل نہیں رہ سکتا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو......

......اور جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

(کشتی نوح)

مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ

مکرم حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی کی یادیں

(مکرم حبیب اللہ صاحب لاہور)

حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی مالک دکان "الفردوس" کلاتھ مرچنٹ ۸۰ انارکلی لاہور مورخہ ۱۹ بروز منگل بوقت ۷-۴۰ شام ۵۵ سال کی عمر میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کرنال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے نوجوانی ہی میں احمدیت قبول کی اور اس کے بدلے میں آپ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے ہمیشہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا مجھے آپ کی سرپرستی میں ۱۷ سال گذارنے کا شرف حاصل ہے۔ اس عرصہ میں میں نے آپ کو بہترین رفیق۔ بزرگ۔ محسن اور شفیق پایا گو میں دوکان پر آپ کے ملازم کی حیثیت سے کام کرتا تھا مگر آپ کا برتاؤ ہمیشہ میرے ساتھ اپنی اولاد کی طرح رہا اور آپ کے اسی سلوک اور شفقت کے باعث اکثر لوگ یہ نہ جان سکے کہ میں آپ کا ملازم ہوں یا بیٹا۔ آپ جب بھی مجھے مخاطب فرماتے تو نہایت ہی پیارے انداز میں "میرا لال" کہہ کر بلاتے مگر افسوس آج میں ایک عظیم محسن کی پیاری محبت بھری آواز سننے سے محروم ہو گیا ہوں۔ دیگر لوگوں سے بھی آپ کی محبت کا ایسا ہی سلوک ہوتا تھا۔ بازار کے پڑوسی اور محلہ دار بھی آپ کی محبت خلوص اور نیکی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔

آپ کے بچپن کے ساتھیوں کے بیان کے مطابق آپ شروع ہی سے نہایت شریف اور نیک فطرت انسان تھے اور کبھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتے۔ چاہے آپ سے کوئی کتنی ہی زیادتی کیوں نہ کرتا۔

۱۹۳۶ء میں آپ نے ایک اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور پہلی ہی نظر دیکھنے پر یہ محسوس کیا کہ اگر یہ شخص مہدی و مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے تو یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ یعنی ان کی سعید روح کو اللہ تعالیٰ نے پہلی ہی نظر میں امام وقت کی پہچان کرا دی۔

تصویر دیکھنے کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں قادیان جانے کا شوق پیدا ہوا۔ اس کے بعد کرنال میں آپ کے واقف کار ایک احمدی بزرگ رہتے تھے آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور قادیان جانے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور ۱۹۳۸ء یا ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر آپ قادیان تشریف لے گئے۔ خوب جلسہ دیکھا اور آپ دل پر بہت اچھا اثر لے کر قادیان سے واپس تشریف لائے اور پھر کچھ لٹریچر احمدیت کا منگوا کر مطالعہ کیا اور آخر ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلسلہ سے بہت ہی محبت کرنے والے تھے۔ ذرا سی تکلیف پر آپ فوراً امام وقت کی خدمت میں و دیگر بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کے لیے خطوط لکھتے اور یوں اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرما دیتا۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیوہ پانچ لڑکیاں اور تین لڑکے ظہیر احمد خاں اور حامد علی خاں ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی نیکیوں کا وارث بنائے۔

ایک ضروری گذارش

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ کا رسالہ ہے۔ اس کی اشاعت کو بڑھانا مجلس کے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ازراہ کرم اس کی اشاعت کو بڑھانے کی طرف توجہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

قائد اشاعت مجلس انصار اللہ
مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

میرے عزیز بھائی عبدالمنان مقیم لندن کو دوسری بار دل کا سخت دورہ پڑا ہے۔ قارئین کرام سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

بشریٰ بشیر
جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۴)

مسل نمبر ۲۱۶۹۷

مَیں راج ولی ولد اللہ بخش صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ معماری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زمین سکنی ایک کنال پلاٹ نمبر ۳۱ بلاک نمبر ۱ مالیت ۷۰۰۰/- روپے تعمیر مکان پر اخراجات میرے بچوں نے کئے ہیں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ راج ولی ولد اللہ بخش صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ مظفر حسین ولد خان بہادر صاحب وصیت نمبر ۹۶۶۲ ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۹۸

مَیں اللہ رکھی زوجہ راج ولی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے (۲) مشین سلائی سیکنڈ ہینڈ ۲۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ اللہ رکھی زوجہ راج ولی صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد:۔ مظفر حسین ولد خان بہادر صاحب وصیت نمبر ۹۶۶۲ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۶۹۹

میں رفعت یاسمین بنت راج ولی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
(۱) بالیاں طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمت ۱۵۰/-
(۲) گھڑی کلائی ایک عدد قیمت ۱۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ رفعت یاسمین بنت راج ولی صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ مظفر حسین ولد خان بہادر صاحب وصیت نمبر ۹۶۶۲ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۰۰

مَیں چوہدری نصیر احمد ولد چوہدری بارے خان صاحب قوم جٹ سدھو پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۵/ر۔ب لدھڑ ضلع لائل پور حال منڈی بہاؤالدین۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین ۹ ایکڑ واقع چک ۱۲۵/ر۔ب لدھڑ ضلع لائلپور قیمت ۹۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ نصیر احمد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات
گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد تاج محمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد:۔ ظہور الحق سیکرٹری مال حلقہ شوگر ملز منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر ۲۱۷۰۱

میں ارشاد بیگم زوجہ چوہدری نصیر احمد صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ خانہ داری بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۵/ر۔ب لدھڑ ضلع لائلپور حال منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ارشاد بیگم زوجہ چوہدری نصیر احمد شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔
گواہ شد:۔ نصیر احمد (خاوند موصیہ) منڈی بہاؤالدین۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد چوہدری تاج محمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۷۰۲

مَیں چوہدری محمد حسین ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ نقد مبلغ ۴۰۰۰/- روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد:۔ محمد حسین محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد:۔ عبد الحق ولد محمد حسین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ رحمت علی ولد گلاب دین صاحب سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۱۷۰۳

مَیں شاہد رضوان خان ولد محمد ابراہیم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت ۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیجائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد:۔ شاہد رضوان خان ابن محمد ابراہیم خان صاحب دارالصدر غربی حلقہ لطیف ربوہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبد العزیز کھوکھر ولد چوہدری محمد علی صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔
گواہ شد:۔ محمد سلیم ولد نور محمد صاحب مرحوم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لطیف ربوہ۔

بچوں کا سوکھا پن

دانتوں کا تکلیف سے نکلنا۔ لاغر اور کمزور ہونا دست آنا اور دودھ اُلٹنا وغیرہ بے بی ٹانک BABY TONIC کے استعمال سے دُور ہو کر بفضلہ تعالیٰ بچہ صحت مند اور توانا ہو جاتا ہے۔
قیمت فی کورس ۳/- روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ہسپتال روکوپر (سیرالیون) کی شاندار عمارت کی تعمیر

مجلس نصرت جہاں کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں روکوپر کے مقام پر ۲۰۔ جولائی ۱۹۷۱ء کو احمدیہ نصرت جہاں کلینک کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اُس وقت یہ کلینک عارضی طور پر ایک شکستہ اور بوسیدہ عمارت میں شروع کیا گیا تھا اور مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ حسن صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اس کے میڈیکل آفیسر مقرر ہوئے تھے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ ہسپتال نصرت جہاں کے تحت سیرالیون میں قائم ہونے والے چار ہسپتالوں میں سے ایک ہے جس کا باضابطہ افتتاح مورخہ ۴ر فتح ۱۳۵۰ ہش بمطابق ۴ر دسمبر ۱۹۷۱ء عمل میں آیا تھا۔ اب یہ ہسپتال خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔ منتقلی کی تفصیلی رپورٹ پر مشتمل جو خط میڈیکل آفیسر مکرم ڈاکٹر ایس۔ ایم حسن صاحب نے تحریر کیا ہے وہ ذیل میں قارئینِ الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے یکم مئی ۷۲ء کو بندہ نے پُرانی بوسیدہ عمارت سے نصرت جہاں ہسپتال روکوپر کی نئی خوبصورت عمارت میں منتقل ہو کر کام شروع کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صرف تین ماہ میں عمارت بن گئی۔ گو سنگِ بنیاد ۹ر دسمبر کو رکھا گیا تھا مگر معمار چونکہ ہمارے سکول کی عمارت مکمل کرنے میں مصروف رہا اس لئے ہسپتال کی عمارت کی تعمیر کا اصل کام فروری میں شروع ہوا۔ یہاں کے عوام اس کام کو معجزہ سے کم نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ہسپتال کو نئی عمارت میں منتقل کرنے کے لئے کوئی خاص تقریب کا انتظام نہیں تھا مگر پھر بھی کثیر تعداد میں لوگ آ گئے۔ ان میں سے پیراماؤنٹ چیف اور ممبر پارلیمنٹ، ضلع کا حاکمِ اعلیٰ، نائب حاکم ضلع، ویسٹ افریقہ کے رائس ریسرچ سٹیشن کے ڈائریکٹر صاحب اور دیگر اعلیٰ افسرانِ ضلع اور شہر کے تمام بڑے لوگ گیارہ بجے نئی عمارت دیکھنے آ گئے۔ پریس کا نمائندہ بھی آ پہنچا۔ ان سب حضرات کی آمد ایک تقریب کی شکل اختیار کر گئی۔ تمام مقررین نے احمدیہ جماعت کی کارکردگی کو سراہا۔ پیراماؤنٹ چیف اور حاکم ضلع نے تو احمدیہ جماعت سے خاص لگاؤ کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ ہم بھی احمدیہ جماعت میں سے ہیں۔ موجودہ حاکمِ ضلع ہمارے ایک سکول کا تعلیمیافتہ ہے اور پیراماؤنٹ چیف بھی الحاج نذیر احمد صاحب علی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ یہ اعتراف انہوں نے اس تقریب میں کیا۔ پیراماؤنٹ چیف نے تو ڈسٹرکٹ آفیسر کو یہ بھی کہا کہ اب تو روکوپر کا قصبہ ضلع کے ہیڈ کوارٹر سے بہت آگے نکل گیا ہے اس لئے مقابلہ کرنے کے لئے حاکم ضلع کو کمر باندھ لینی چاہیئے۔ تمام احباب کو موجودہ اور آئندہ پلان کی بابت تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ وہ سب منصوبہ کی تفصیلات سُن کر بہت حیران ہوئے کہ اس قدر جامع پروگرام احمدیہ جماعت نے جو ایک غریب جماعت ہے کیسے مرتب کیا۔ کلینک کی نئی عمارت میں منتقلی کی خبر ریڈیو میں آج سارا دن آتی رہی اور کافی تفصیل سے ذکر کیا گیا کہ اب تک اس بارہ میں کیا کچھ کام ہو چکا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔ خوش قسمتی سے الحاج لونگے صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن سیرالیون بھی تقریب میں موجود تھے انہوں نے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وہ بلا کے مقرر ہیں۔

اخبارات میں بھی خبر چھپی ہوگی مگر دارالحکومت سے دُور ہونے کے باعث اخبار یہاں نہیں آتا فری ٹاؤن میں شاید دوستوں نے کوئی خبر دیکھی ہو۔ بہر حال ریڈیو پر تو خود بار بار سُن رہا ہوں۔ حتیٰ کہ ملک کی علاقائی زبانوں میں بھی بار بار خبر نشر ہو رہی ہے۔

الحاج لونگے فرما رہے تھے ہمارے اس کلینک کی بابت ملک کے مختلف حصوں میں بھی خوب چرچا ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں ملک کے نائب صدر اور وزیر اعظم جو قریبی ضلع کے رہنے والے ہیں نے ری پبلک ڈے کی تقریب میں الحاج لونگے سے ہمارے اس کلینک کا خود تذکرہ کیا اور احمدیہ مشن کو مبارکباد دی اور ایک منسٹر نے تو اپنی تقریر میں بھی اس کلینک کا ذکر کیا وہ شاید خود کلینک دیکھ کر گئے تھے ان کا نام جناب مصطفےٰ سنوسی ہے اور پچھلی پارلیمنٹ میں حزبِ اختلاف کے لیڈر تھے۔

لوگوں کے ذہن جب پُرانی عمارت اور نئی عمارت کا تجزیہ کرتے ہیں تو انہیں بہت عجیب لگتا ہے کہ کتنی جلد یہ خوبصورت عمارت بن گئی۔ میرا سارا دن نئی عمارت کی دیکھ بھال میں گذرتا ہے۔ سینکڑوں لوگ آ کر دیکھتے ہیں اور مبارکباد دیتے ہیں۔

فی الحال صرف آؤٹ ڈور بلاک تیار ہوا ہے ان ڈور ابھی زیر تعمیر ہے۔ یہ بلاک سات کمروں جن میں ایک بڑا ہال شامل ہے پر مشتمل ہے۔ ایکسرے اور لیبارٹری کے یونٹ بھی اسی حصہ میں ہیں۔

آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نئی عمارت کو جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور زیادہ سے زیادہ مریضوں کو فائدہ حاصل ہو۔

خاکسار (ڈاکٹر) ایس۔ ایم حسن — روکوپور (سیرالیون)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص روحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(۱) ربّنا افرغ علینا صبرًا وثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔

(۲) اللّٰھمّ انّا نجعلک فی نحورھم و نعوذبک من شرورھم۔

اِن کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش فرمودہ اِس رُوحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالےٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فضلِ عمر درسُ القرآن کلاس کا التواء

اعلان کیا جاتا ہے کہ فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو پندرہ جون ۷۲ء کو ربوہ میں شروع ہونے والی تھی اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم عبدالحمید آف کراچی نے سی اے کا امتحان دیا ہوا ہے احبابِ جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک غلام نبی۔ ربوہ)

خاکسار تین چار روز سے چوٹیں اور زخم آنے کی وجہ سے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے احباب میری صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مستری) عبدالرحیم آف سرگودھا حال ربوہ